26788 ـ اولڈ ہاؤس میں عورت كی ملازمت كا حكم

سوال

كيا مرد و زن كے مخلوط اولڈ ہاؤس ميں عورت كى ملازمت جائز ہے؟ وہاں كام كرنے والى عورت كا كام بوڑھے اور عاجز و اپاہج مردوں اور عورتوں كو غسل دينا، ان كے پيمپر (نيپى) تبديل كرنا ہے، اور ہو سكتا ہے انہيں حرام مشروبات اور خنزير كے گوشت والے كھانے بھى پيش كرنا پڑيں؟
اور كيا اگر وہ شراب اور حرام گوشت وغيرہ سے اجتناب كرتى ہو تو وہاں ملازمت كرنى جائز ہے؟ يہ علم ميں ركھيں كہ ضرورت كى بنا پراسے صرف اپنے سر پر ٹوپى، اور پتلون اور گھٹنے تك قميص پہننے كى اجازت ہے، جس كى بعض مفتيان حضرات اجازت بھى ديتے ہيں كہ اس صورت ميں ملازمت كرنا گھريلو كام كرنے والى عورت كے علاوہ قيديوں كا مالى تعاون كرنے والے ادارہ كے سامنے كھڑے ہونے سے بہتر اور افضل ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اولڈ ہاؤس ميں رہنے والوں كو شراب اور خنزير پيش كرنے كى حرمت ميں تو كوئى شك وشبہ نہيں ہے، اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے تو شراب ميں دس آدميوں پر لعنت فرمائى ہے جن ميں شراب اٹھا كر لے جانے والا اور پلانے والا بھى شامل ہے:

انس بن مالك رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے شراب ميں دس اشخاص پر لعنت فرمائى، شراب كشيد كرنے والے، اور اسے كشيد كروانے والے، اور پينے والے، اور پينے والے، اور اسے اٹھانے والے، اور جس كى جانب اٹھا كر ليجائى جا رہى ہے، اور پلانے والے، اور فروخت كرنے والے، اور اس كى قيمت كھانے والے، اور اس كے خريدار، اور جس كے ليے خريدى گئى ہے اس پر لعنت فرمائى "

ديكھيں: جامع ترمذى حديث نمبر (1295) اور سنن ابو داود حديث نمبر (3674).

لھذا نہ تو شراب كى نقل و حمل جائز ہے، اور نہ ہى اس پر اجرت لينى، اور ايك روايت ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" بلاشبہ جب اللہ تعالی نے کسی قوم پر کوئی چیز حرام کی تو ان پر اس کی قیمت بھی حرام کر دی "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود حدیث نمبر (2978) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور قرآن مجید میں بھی شراب اور خنزیر کی حرمت کا علم سب کو ہے.

اور ہمارے پاس دو مانع اور غیر شرعی اشیاء اور باقی ہیں:

پہلی:

مسلمان عورت کے لیے اس کام میں شرعی لباس کا کامل نہ ہونا.

دوسری:

بوڑھے اور عاجز و اپاہچوں کو غسل دیتے اور ان کے پیمپر (نیپی) تبدیل کرنے کی نتیجہ میں ان کی شرمگاہوں کو دیکھنا اور انہیں چھونا، یہ ضرورت کے وقت تو جائز ہے، لیکن میرے خیال میں ایسا نہیں ہے کہ وہاں اولڈ ہاؤس میں مرد مردوں کی دیکھ بھال کرتے ہونگے اور اور عورت عورتوں کی ، بلکہ غالب یہی ہے کہ وہ سب ایک ہی جگہ پر جمع ہونگے اور عورت دونوں جنسوں مرد وعورت کے کام کرتی ہو گی.

لھذا میری نصیحت تو یہی ہے کہ خاص کر ایک مسلمان عورت کو ایسی جگہ پر ملازمت نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ یہ کام اس کے شایان شان اور ناپسندیدہ ہے، کیونکہ اس میں نجاست والے کپڑے اور اجتماعی ادارے کا تعاون حاصل کرنا ہے جس میں ایک مسلمان شخص کا کافروں سے لینے میں ذلت و رسوائی پائی جاتی ہے، لیکن یہ ہے کہ یہ کام ایسے کام سے زیادہ آسان ہے جس میں شرعی مخالفات پائی جاتی ہوں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کو عزت و تکریم سے نوازے, اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .